اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کا ایک اور علمی تحفہ

عبقات

عبقات کا معنی [illegible] ص ۳۴

سینکڑوں عنوانوں کے گرد گھومتی ہوئی
ایک علمی، تاریخی اور تحقیقی پیش کش

تالیف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

٥۔ زین العابدینؒ نے یزید کی حکومت کو تسلیم کر لیا تھا۔ ابن زبیرؓ کا ساتھ نہ دیا
اور نہ ہی مختار ثقفی کا ساتھ دیا بلکہ اسکی مخالفت کی ص ۵۸-۵۹

٥۔ بسا اوقات کثرت طرق روایت ضعف کی تلافی کا باعث بن جاتے اضافہ کرتا
میں علامہ زیلعیؒ ص ۲۹۳

٥۔ حضرت علیؓ کا عبوری دور ص ۳۲۵

نام کتاب ——— عبقات

مصنف ——— علامہ خالد محمود صاحب

کتابت ——— حنیف الحق صدیقی

صفحات ——— ۴۸۸

ناشر ——— دار المعارف لاہور

تعداد ——— گیارہ سو

قیمت اعلیٰ مجلد ——— ۱۲۰ روپے

ممالک یورپ ——— ۸ پونڈ

ملنے کے پتے

دفتر دار المعارف ۱/۲ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

Address in England:
19 Charlton Terrace Off Upper Brook Street
Manchester- U.K.

پتہ انگلینڈ میں، اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

فہرست

سوال: اگر کوئی شخص سرکارِ مدینہ کی تشریف آوری کے بعد مندرجہ ذیل عقائد میں سے کسی ایک عقیدے کا معتقد ہو تو وہ اہلِ کتاب میں داخل ہوگا یا نہیں اور اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور ہمارے لیے حلال ہے یا نہ۔ اس مسئلہ کی پوری وضاحت فرمائیں:-

۱۔ حضور پیغمبر عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اور نبی بھی پیدا ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ نبی صاحبِ کتاب ہو۔ قرآن پاک بیشک سچی اور حق کتاب ہے۔ مگر اب یہ منسوخ ہے اور اسکے احکام اب باقی نہیں؟

۲۔ حضور پیغمبر عربیؐ کے بعد ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے جو حضورؐ کی شریعت کے تابع ہو کر رہے۔ حضورؐ پر ختمِ نبوت ہونے کا یہ معنی ہے کہ حضورؐ کے مرتبے کا کوئی پیدا نہ ہوگا؟

۳۔ حضور پیغمبر عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کا معنی صرف یہ ہے کہ آپ کے بعد نبی کا نام یا نبی کا لفظ کسی نئے آنے والے کے لیے نہیں۔ نبوت کی شرائط اور صفات (جیسے معصوم ہونا، مامور من اللہ ہونا، مفترض الطاعت ہونا، حلال و حرام میں لسانِ فیصل ہونا یہ سب امور خاتم النبیین کے بعد بھی باقی اور جاری ہیں۔ ختمِ نبوت صرف لفظِ نبوت کے لیے روک ہے صفاتِ نبوت بہرصورت باقی ہیں اور ان کے حامل ائمہ کرام اور اولوا الامر حضرات ہیں؟

۴۔ حضور پیغمبر عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ البتہ پہلے پیغمبروں میں سے اگر کوئی زندہ ہو اور وہ آپ کے عہدِ مبارک میں دوبارہ آجائے تو اس کی آمد عقیدہ ختمِ نبوت کے خلاف نہ ہوگی؟

سائل۔ نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ خیر العلوم کمالیہ

الجواب: سوال مذکور الصدر کی پہلی تینوں صورتوں کا حکم ایک ہے اور یہ تینوں طبقے ختمِ نبوت کے اسلامی معنوں کے منکر ہیں۔ ختمِ نبوت کا عقیدہ ضروریاتِ دین میں سے ہے اور ضروریاتِ دین میں تاویل قطعاً معتبر نہیں۔ مندرجہ بالا تینوں صورتوں میں صرف تاویل اور تعبیر کا اختلاف ہے۔ حقیقتاً یہ ختمِ نبوت کے اسلامی معنوں کے تینوں نہایت واضح طور پر خلاف ہیں۔ پہلی صورت کے قائل ختمِ زمانی کے منکر ہیں۔ ظاہر ہے کہ عقیدہ نبوت کے لیے صرف ختمِ نبوت مرتبی کا اقرار کافی نہیں، ختمِ نبوت زمانی کا اقرار بھی لازمی ہے اور وہ اس عقیدے کا اساسی جزو ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی اور نیا نبی پیدا ہو اور وہ حضورؐ کے ماتحت ہو کر رہے تو ختمِ نبوت مرتبی کے عقیدہ پر براہِ راست زد نہیں پڑتی۔ لیکن ختمِ نبوت زمانی کے انکار سے عقیدہ ختمِ نبوت بُری طرح زخمی ہو جاتا ہے۔ ختمِ نبوت کے اسلامی اعتقاد کا تقاضا ہے کہ ختمِ نبوت مرتبی، ختمِ نبوت زمانی اور ختمِ نبوت مکانی کے ہر مفہوم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ختمی مرتبت پر

ختم مانا جائے۔ بانیٔ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:-

اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔[1]

تیسری صورت کے منکر عنوان ختمِ نبوت کے منکر نہیں لیکن حقیقتِ ختمِ نبوت کے صریحاً منکر ہیں۔ عقیدہ ختمِ نبوت کوئی لفظوں کا کھیل نہیں کہ لفظ نبی کی روک تو تسلیم کرلی جائے اور نبوت کی حقیقت اور معنویت امامت کے نام سے جاری رکھی جائے۔

حجۃ الہند حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ شرح مؤطا میں لکھتے ہیں:-

او قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ ولکن معنی ھذا الکلام انہ لا یجوز ان یسمی بعدہ احد بالنبیؐ واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللہ تعالیٰ الی الخلق المفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یریٰ فھو موجود فی الائمۃ بعدہ فذلک الزندیق وقد اتفق جماھیر المتاخرین من الحنفیۃ والشافعیۃ علیٰ قتل من یجری ھذا المجری۔[2]

حضرت شاہ صاحبؒ کے اس فیصلے کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ ایسے افراد بھی اس امت میں پیدا ہوں گے جو مامور من اللہ اور معصوم ہوں تو ایسا اعتقاد رکھنے والا عقیدہ ختمِ نبوت کا قطعاً قائل نہیں۔ خواہ زبان سے ہزار دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتا رہے۔

چوتھی صورت کے قائل اگر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اگر کوئی پرانا نبی اس زمین پر دوبارہ آجائے تو خواہ اس کی اپنی پرانی شریعت "شریعتِ محمدیہ" سے مختلف ہی تھی لیکن اب وہ اس پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر رہے گا۔ تو بےشک ایسا عقیدہ رکھنے والا ختمِ نبوت کے اسلامی معنوں کا پورا قائل ہے اور عقیدہ ختمِ نبوت سے خارج نہیں لیکن اگر کوئی شخص کسی پرانے نبی کی آمد کا اس صورت میں قائل ہو کہ وہ حضورؐ کے تابعِ شریعت نہ رہے گا۔ تو یہ صورت بھی عقیدہ ختمِ نبوت کے صریح طور پر خلاف ہے۔ محدث شہیر حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ صاحبؒ اپنی فارسی کتاب "خاتم النبیین" میں اس اعتقاد کو بھی لوازمِ ختمِ نبوت سے قرار دیتے ہیں کہ پرانا آنے والا نبی بھی ضروری ہے کہ حضورؐ کے تابع شریعت ہو کر رہے۔ اس کے بغیر ختمِ نبوت زمانی کا اقرار تو ہو جاتا ہے لیکن ختمِ نبوت مرتبی کا اقرار قائم نہیں رہتا اور مفہوم ختمِ نبوت کا تقاضا ہے کہ نبوت ہر اعتبار سے حضورؐ

---

[1] جوابات محذورات ص۱۰۳ [2] المسوّیٰ عربی شرح المؤطا جلد دوم ص۱۳۰

کی ذاتِ اقدس پر ختم مانی جائے۔

پہلی تینوں صورتوں کے قائل قطعی طور پر اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور ہرگز ہرگز اہل کتاب میں شامل نہیں۔ قرآن پر عنوانی اعتقاد رکھتے ہوئے زندقہ و الحاد کی راہ چلنا اہل کتاب کے حکم میں آنے کا موقع ہرگز نہیں دیتا۔ کتابی وہی ہے جو قرآن سے پہلے کی کسی ایسی کتاب پر ایمان رکھتا ہو جواب منسوخ ہو چکی ہے۔ علامہ ابو البقاءؒ کتابی ہونے کی یہ تعریف بیان کرتے ہیں :۔

الکافر ان کان متدیناً ببعض الادیان والکتب المنسوخۃ فھو الکتابی۔[1]

ترجمہ۔ کافر اگر پہلے کے کسی آسمانی دین اور پہلے کی کسی آسمانی کتاب کا قائل ہو تو وہ کتابی ہے۔

قرآن عزیز آخری اور دائمی کتاب ہے جو ہرگز منسوخ نہیں۔ جس شخص کا اعتقاد اس پر صحیح ہوگا وہ مومن اور مسلم قرار پائے گا اور جو شخص اس کے اساسی معنوں میں غلط راہ چلے گا وہ زندیق اور ملحد سمجھا جائے گا، کتابی اسے کسی صورت میں بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ کتابی صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی منسوخ کتاب پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے مصداق اس وقت صرف یہود اور نصاریٰ ہی ہیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں :۔

الکتابی من یعتقد دیناً سماویاً ای منزلاً بکتاب کالیھود والنصاریٰ۔[2]

پس وہ زنادقہ و ملحدین جو کتابی تعریف میں نہیں آتے۔ ان کا ذبح کیا ہوا جانور مسلمانوں کے لیے کھانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اہل کتاب کا ذبیحہ صرف اسی صورت میں جائز ہے کہ وہ اصالتاً اہل کتاب ہوں ارتداداً نہ ہوں۔ اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جائے تو اب اس کا ذبح کیا ہوا جانور ذبیحہ کتابی نہیں ہوگا۔ بلکہ ذبیحہ مرتد ہوگا۔ کتابی وہ اسی صورت میں تھا کہ پہلے مسلمان نہ ہو۔ جو پہلے مسلمان ہو اور بعد ازاں کسی اور دین میں منتقل ہو جائے تو خواہ وہ نیا دین مسیحی اور یہودی دین ہی کیوں نہ ہو وہ شخص بہر صورت مرتد سمجھا جائے گا۔

علامہ ابو البقاء فرماتے ہیں :۔

الکافر ان طرأ کفرہ بعد الایمان فھو المرتد۔[3]

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں :۔

الراجع عن دین الاسلام ورکنھا اجراء بکلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان۔[4]

پس مرتد ہونے کے لیے ضروری نہیں کہ سارے اسلام کا ہی انکار ہو کسی ایک ایسے امر کا انکار

---

[1] کلیات ص۵۵۳ [2] شامی جلد ۳ ص۲۷۰ [3] کلیات ابی البقاء ص۵۵۳ [4] شامی جلد ۳ ص۳۹۱

جس کا اسلام کی تعلیم ہونا قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہو۔ جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت قطعی اور یقینی درجہ رکھتا ہے تو اس کے اسلامی مفہوم کا انکار بھی انسان کو دائرہ اسلام سے یقیناً دور کر دیتا ہے۔ ایمان شرعی کے لیے تو ضروری ہے کہ تمام قطعی تعلیماتِ اسلام کا اقرار ہو۔ لیکن کفر اور ارتداد کے لیے جمیع کی قید نہیں۔ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے اور کسی ایک قطعی عقیدہ اسلام کا انکار بھی انسان کو اسی طرح ارتداد کے جال میں لے آتا ہے جس طرح کہ پورے اسلام کا انکار ارتداد تھا۔

حاصل اینکہ سوال مذکورہ کی پہلی تینوں صورتیں عقیدہ ختم نبوت کا قطعی انکار ہیں۔ پس ان میں سے کوئی بھی کتابی کی تعریف کے تحت نہیں آتا اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں :۔

وشرط کون الذابح مسلماً حلالاً خارج الحرم ان کان صیداً فصید الحرم لا تحلہ الزکوٰۃ فی الحرم مطلقاً او کتابیاً ذمیاً او حربیاً الا اذا سمع منہ عند الذبح ذکر المسیح۔

ترجمہ۔ اور ذابح کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان ہو احرام میں نہ ہو۔ حدودِ حرم سے باہر ہو حرم کے اندر شکار کو ذبح کرنا اسے حلال نہیں کر سکتا۔ کتابی ذمی ہو یا حربی اس کا ذبیحہ بھی جائز ہے مگر جب کہ وہ ذبح کے وقت مسیح کا نام لے۔

لا تحل ذبیحۃ غیر کتابی من وثنی و مجوسی و مرتد۔[1]

مرتد ہونے کو علامہ شامی نے عدم حلت کی علت قرار دیا ہے۔ قنیہ کی اس عبارت پر لانہ صار کمرتد لکھتے ہیں "علۃ لعدم الحل"۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم فی کل باب۔

خالد محمود عفا اللہ عنہ ۲۷ دسمبر ۶۳ء

نوٹ : سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ سے متعلق استفسارات مختلف اوقات میں موصول ہوتے رہے۔ چونکہ حضرت کی ذاتِ اقدس کے متعلق خصوصی نمبر نکالنے کا کافی دنوں سے ارادہ تھا۔ اس لیے یہ سب سوالات دفتر میں جمع ہوتے رہے۔ ان میں سے اکثر سوالوں کے جواب اس خاص نمبر میں ہدیہ قارئین ہیں۔

انور منیجر ہفت روزہ دعوت لاہور

سوال : حضرت علی حیدرؓ کی علمی بصیرت ہر طبقے میں مسلّم ہے۔ مگر یہ بات بہت تعجب خیز ہے کہ آپ نے آئندہ فرقہ بندی کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں فرمائی کہ جناب پیغمبر برحق کے طریقے اور حضرت علیؓ کے مسلک کا سچا تابعدار کون ہے۔ اتنے اہم موضوع کے بارے میں آپ کی خاموشی سمجھ میں نہیں آتی؟ سائل۔ حافظ محمد ظفر میانوالی

---

[1] درمختار بحاشیہ ردالمحتار جلد ۵ ص۲۵۹